السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے بعض دینی کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ جب نماز کھڑی ہو اور نمازی کو رکعات کی تعداد میں شک ہو تو اس کی یہ نماز باطل ہوگی اور بعض کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ جب نمازی کو شک ہو تو وہ نماز ختم ہونے کے بعد دو سجدے کرے ان میں سے صحیح بات کون سی ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بات یہ ہے کہ نماز باطل نہ ہوگی کیونکہ اس قسم کا شک اکثر وبیشتر صورتوں میں غیر اختیاری طور پر ہوتا ہے۔ اور جسے نماز میں شک ہو اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بیان فرمایا ہے اور شک کی دو قسمیں ہیں:

1۔ انسان کو رکعات کی تعداد میں شک ہو اور ان میں سے ایک پہلو کو وہ ترجیح دے سکتا ہو تو اس صورت میں وہ قابل ترجیح صورت پر اعتماد کرے گا اور اسی کے مطابق نماز مکمل کر کے سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا۔

2۔ انسان کو رکعات کی تعداد میں شک ہو اور ان میں سے کوئی ایک پہلو بھی قابل ترجیح نہ ہو تو وہ کم تعداد پر بنا کرے گا۔

کیونکہ کم تعداد یقینی اور زائد مشکوک ہے لہذا کم کو بنیاد بناتے ہوئے نماز کو مکمل کر کے سلام سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے گا اور اس سے اس کی نماز باطل نہ ہوگی یہ تو ہے رکعات کی تعداد کے بارے میں شک کا حکم۔

اسی طرح اگر اسے یہ شک ہو کہ اس نے دوسرا سجدہ کیا ہے یا نہیں رکوع کیا یا نہیں؟ تو اس صورت میں بھی جو پہلو اس کے نزدیک قابل ترجیح ہو۔ اس کے مطابق عمل کرے۔ نماز کو مکمل کرلے اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرلے اور اگر کوئی پہلو قابل ترجیح ہو تو اس کے مطابق عمل کرے۔ جس میں زیادہ احتیاط ہو یعنی اس رکوع یا سجدہ کو کرے۔ جس کے بارے میں شک ہو اور پھر باقی نماز کو پورا کر کے سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے ہاں البتہ جب وہ اس رکن کی جگہ تک پہنچ جائے جس کے ترک میں شک ہو تو دوسری رکعت اس رکعت کے قائم مقام ہو جائے گی۔ جس کے کسی رکن کو اس نے ترک کیا ہے۔ (شیخ ابن عثیمین رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر424

محدث فتویٰ